دور جدید میں بیعت کی افادیت، صورت اور حقیقت (ایک تجزیاتی مطالعہ)

The Utility, Form, and Reality of Allegiance in The Modern Era (An Analytical Study)

Dr Hafiz Muhammad Ibrar Ullah
Assistant Professor, The University of Azad Jammu & Kashmir, Muzaffarabad
Email: hafizibrar87@gmail.com
Maryam Bibi
PhD Scholar, department of Islamiyat
Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar
Email: maryambibi005@gmail.com
Sidra Begum
PhD scholar, department of Islamiyat
Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar
Email: sidrakhattak888@gmail.com

Abstract
The invitation to follow the Sunnah should not be limited to a few issues of worship, but this invitation should cover the whole life. In the modern era where people are suffering from different types of sins. Similarly, allegiance is the best means of avoiding these sins Handshake at the time of the pledge of allegiance is also proven by the Sunnah, but women should pledge allegiance through speech. It is not a duty to pledge allegiance, but it is a duty to follow the path of religion and purify and reform one's self. And pledging allegiance to a follower of Sunnah and Shariat is a means of this reformation. The Islamic Shariat is permanent and fixed, and this religion has the attribute of eternity, that is the reason that the method of allegiance is the same method of allegiance in this modern age and there is no change in it. Due to the expansion of the empire in the Caliphate of Rashida, the chain of allegiance was abandoned and in the Banu Umayyads and the Abbasids, the chain of allegiance continued among the Sufis. When the pledge of allegiance to the maluks and sultans became obsolete, the Sufis took up the pledge of allegiance, And There are different types of creatures in the world, and each creature has separate attributes and characteristics, from living beings to humans, if you look at it, you will know that gradually and gradually there has been a development of consciousness and intention in them. According to some scholars, the pledge of allegiance to Islam is Sunnah, while the pledge of emigration is obligatory, and the pledge of repentance is recommended.
Keywords: Allegiance, Logic, Islam, Pious People

عربی زبان میں مبایعہ، بیعت، عہد وپیمان اور عقد بیع کو کہتے ہیں[1] یایوں کہاجاتا ہے کہ بایعہ مبایعہ باہم معاہدہ کرنایاباہم عقد بیع کرنا، یا بایعوہ بالخلافہ کہ لوگوں نے اس کی خلافت کی بیعت کیں[2] بیعت اور اطاعت پیغمبر ﷺ کا اصل مطلب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت مراد ہوتی ہے[3] بیعت کرنے والے اور بیعت کروانے والے دونوں کے درمیان

ایک معاہدہ ہوتا ہے، شیخ اس بات کا عہد کرتا ہے کہ وہ سنت رسول ﷺ کے مطابق زندگی سکھائے گا، اور بیعت کرتا ہے وہ اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ شیخ جو کچھ سکھائے گا، اس پر عمل کرنا ضروری ہوگا، یہ جو بیعت ہوتی ہے اس معاہدے کے ذریعے سے انسان کو اپنی ذمہ داری کا مکمل احساس ہوتا ہے اور بیعت بابرکت اور آسان ہوجاتا ہے[4]

دراصل بیعت لین دین کرنے کو کہتے ہیں اور یہ حقیقت میں بیعت لفظ بیع سے مشتق ہے جب کسی معاملے مین دو افراد کسی مسئلے سے متعلق لین دین کرتے ہیں اور پھر باقاعدہ طور پر وعدہ کرتے ہیں کہ ایک شخص جب پیسے دے گا، تو بدلے میں دوسرا شخص جو پیسے دیتا ہے۔ اس کو مال دیا جائے گا، آپس یہ معاہدہ کہ ایک شخص پیسے دے گا اور دوسرا شخص مال دے گا، یہی معاہدہ بیعت کہلاتا ہے حقیقت میں بیعت اللہ تبارک وتعالیٰ سے لین دین کا نام ہے جو بندہ بیعت کرتا ہے وہ دراصل اپنا سب کچھ للہ کے حوالے کرتا ہے اور اللہ سے اس کی رضا وخوشنودی کا طلب گار رہتا ہے۔[5]

خلافتِ راشدہ میں سلطنت کی وسعت کے باعث بیعت کا سلسلہ ترک کر دیا گیا تھا اور بنو امیّہ اور عباسیہ میں بھی حکمرانوں کی لاپرواہی سے بیعت کا سلسلہ متروک رہا۔ مگر صوفیائے کرام میں بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔ جب ملوک اور سلاطین سے بیعت متروک ہو گئی تو صوفیاء نے اس مردہ سنت کو زندہ کیا۔ احادیث سے یہ بات ملتی ہے کہ رسول ﷺ نے مختلف مقاصد کے لیے بیعت لی[6] بیعت کا معنی اپنے شیخ کے ہاتھ عہد کرنا ہوتا ہے یہ اپنے اندر بیع کا معنی لئے ہوئے ہے شیخ کے ہاتھ بِک جانا ہوتا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جو بندہ بیعت کر رہا ہو اس کو مکمل اعتماد و یقین ہو، کہ اس کا شیخ اچھا مشورہ بھی دے گا اور یہ شیخ ان کا خیر خواہ بھی ہے، اور یہ یقین رکھتا ہو کہ دنیا و آخرت میں اس کے نفع اور جستجو کے لئے یہ شیخ فائدہ مند ثابت ہوگا[7]

جب نبی کریم ﷺ مردوں سے بیعت لیتے تھے، تو یہ طریقہ ہوتا تھا کہ بیعت کرنے والے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرتے تھے۔[8]

نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے بیعت لینے کے لئے سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مامور کر کے حکم دیا کہ جو عورتیں نوحہ کرتی ہیں ان کو منع کیا جائے کیونکہ دور جاہلیت میں خواتین جو لوگ مرتے، ان پر نوحہ کرتے ہوئے کپڑے پھاڑ دیتی تھیں، اپنے منہ نوچ لیا کرتی تھیں، اپنے بالوں کو کاٹ دیتی تھیں، اور سخت شور مچا دیتی تھیں۔[9]

بیعت کرتے وقت حتی الامکان کوشش کرنا چاہیے کہ اُن احکامات کو پورا کریں، البتہ اس متعلق ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے تو آپ ﷺ (یہ بھی) فرمایا کرتے کہ جس قدر آپ سے ہو سکے۔[10]

حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ کے ایک مرید تھے، جو بہت کم کھانا کیا کرتے تھے، مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے ان کو منع کیا کہ کم کھانے سے دماغ خشک ہو جائے گا، لیکن وہ نہیں مانے، بعد میں اس مرید کو کچھ عربی عبارتیں بھی نظر نہیں آتی تھی ،وہ اپنے دل میں یہ سمجھیں کہ میں بہت بڑے درجے میں پہنچ گیا ہوں، حالانکہ مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے فرمایا، کہ جنون شروع ہو گیا ہے، تقلیل غذا موقوف کرلیں، کسی طبیب سے دماغ کا علاج کریں، اور اچھے طریقے سے کھانا کھائیں، ورنہ چند دنوں میں جنون شروع ہو جائیگا، بعد میں یہی ہوا کہ ان کو جنون ہوا اور لوگوں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔[11]

خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو تین دن تک مسند خلافت خالی رہی تھی، اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت قبول کرنے کے لئے کہا گیا، لیکن وہ انکار کرتے رہے، بعد میں مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے اصرار پر تیار ہوئے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تین دن بعد دوشنبہ کے روز اکیس ذی الحجہ کو حضرت علی رضی اللہ کے دست اقدس پر مسجد نبوی ﷺ میں بیعت ہوئی۔[12]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم سنیں گے، اور ہر (ہر حال میں) خوشی اور ناراضی میں اطاعت کریں گے اور یہ کہ حاکموں سے حکومت کے لئے نہ لڑیں گے اور یہ کہ حق پر قائم رہے گے یا یہ کہا کہ ہم لوگ سیدھی بات کریں گے جہاں بھی ہو، اور اللہ کے معالے میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرینگے۔[13]

اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ میں آتا ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور یہ صحابی بدری اور عقبہ والی رات کے نقباء میں سے ایک نقیب ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا، جب کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت آپ ﷺ کے ارد گرد موجود تھی، فرمایا: "کہ سب اس بات پر بیعت کریں کہ کسی اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراؤ گے، کسی چیز کی چوری نہیں کروگے، اور تم لوگ زنا کے طرف نہیں جاؤ گے، اور تم لوگ اپنے اولاد کو قتل نہیں کروگے اور نہ آپ بہتان باندھیں گے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے سامنے (دیدہ دانستہ)، اور آپ نافرمانی نہیں کروگے نیک کاموں میں، سو جو کوئی تم لوگوں میں سے وفا کرے گا تو اس کا اجر اللہ کے ہاں ہے اور جو کوئی ان گناہوں سے کچھ کرے گا اور پھر دنیا میں اسے سزا مل جائے تو اس کے لئے کفارہ بن جائے گا۔ اور جو کوئی ان گناہوں سے کچھ کرے گا اور پھر اللہ نے اس پر دہ ڈالا سو وہ اللہ کے حوالے ہے اگر وہ چاہے گا تو معاف کر دے گا اور اگر وہ چاہے تو سزا دے گا، سو ہم نے اس پر بیعت کیں۔[14]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب عورتوں سے بیعت لیتے تھے، تو کلام کے ذریعے بیعت لیتے تھے، اُن کو مس نہیں فرماتے تھے۔[15]

بیعت چار قسموں پر مشتمل ہے، سب سے پہلے بیعت اسلام ہے، اس کے بعد بیعت خلافت ہے، اس کے بعد بیعت تقوی ہے اور اس کے بعد بیعت توبہ ہے، دور جدید میں بیعت تقوی اور بیعت توبہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس قسم کی بیعت کا ماخذ اس ایت مبارکہ میں موجود ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [16]

اے نبی! جب کبھی آپ (ﷺ) کے پاس بیعت کے لئے ایمان والی عورتیں آجائیں اس بات پر کہ وہ شریک نہیں ٹھہرائیں گی اللہ کے ساتھ کسی کو بھی، اور نہ یہ (عورتیں) چوری کریں گی، اور نہ زنا کریں گی، اور نہ اپنے اولاد کو قتل کریں گی، اور نہ بہتان باندھیں گی کہ جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان میں گھڑیں گی، اور آپ (ﷺ) کی نافرمانی نہیں کریں گی کسی نیک کام میں، سوان سے بیعت کرلیں، ور اللہ سے بخشش مانگیں ان کے لئے، بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

یہ آیت فتح مکہ رمضان 8 ہجری میں جب نبی کریم ﷺ عورتوں سے بیعت لینے لگے، اور اس وقت نبی کریم ﷺ مردوں کے بیعت سے فارغ ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔[17] اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بیعت رضوان میں جس درخت کے نیچے بیعت کیا تھا، یہ کیکر کا درخت تھا، اور بیعت کرنے والوں کی تعداد چودہ سو تھی، تاریخ میں اس بیعت کو بیعت رضوان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔[18]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ کے قول کے مطابق کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی بیعت موت پر کیں، اور اس بات پر بیعت کی، کہ ہم لوگ کسی بھی صورت میں میدان جنگ نہیں چھوڑے گے، یہ بیعت جد بن قیس منافق نے توڑ دیا تھا، صحابہ کرام کے ساتھ نہیں گیا، اپنے اونٹ کے بغل میں چھپ گیا۔[19]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا [20]

بیشک جو لوگ آپ (ﷺ) سے بیعت کرتے ہیں، بیشک یہ لوگ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے، سو جس نے عہد توڑا، سو بیشک یہ اپنے نفس پر ہی عہد توڑتا ہے، سو جس نے پورا کیا وہ چیز جس پر اللہ سے عہد کیا ہے، سو عنقریب وہ ان کو بڑا اجر دے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہاتھ جو رسول اکرم ﷺ سے بیعت کے لئے بیعت کرنے والوں کے ہاتھ پر بلند ہو رہا ہے، وہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہاتھ ہے، باقی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات صفات اجسام سے پاک ہے۔[21]

فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے کوہ صفا پر عورتوں سے بیعت شروع فرمایا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے، اس موقع پر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا برقع پہنے حاضر ہوئی، نبی کریم ﷺ نے بیعت لیتے ہوئے فرمایا کہ چوری نہیں کروگی، حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، کہ یارسول اللہ ﷺ کہ میں اپنے شوہر حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مال کھایا ہے، مجھے نہیں معلوم کہ یہ مال میرے لئے حرام ہے یا حلال ہے، حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ وہاں پر بیٹھے تھے، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ وہاں بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا، جو آپ نے پہلے میرا مال لیا تھا، اور جو بعد میں آپ لے گی، سب آپ کے لئے حلال ہے اس بات پر نبی کریم ﷺ مسکرائے اور فرمانے لگے کہ تُو ہند بنت عتبہ ہو، جواب دیا کہ میں ہی ہند بنت عتبہ ہوں، مجھ سے جو خطائیں ہیں، وہ آپ ﷺ معاف فرمائیں، اس طرح انہیں فرمایا گیا کہ بدکاری نہیں کروگی، اولاد کو قتل نہیں کروگی، پھر نبی کریم ﷺ نے نیک اور اچھی خصلتوں کا حکم دیا، اس موقعے پر چار سوستاون عورتوں نے بیعت کیں۔[22]

دور جدید میں میں مرشدین ناقص کی بھرمار کی وجہ سے ایک بڑا مسئلہ یہ ہوا ہے کہ لوگ شیخ کو تلاش کرنے کی بجائے جو بھی شیخ ان کو مل جاتا ہے ہے اگرچہ اس شیخ میں بذات خود نقائص کیوں نہ ہو، لوگ اس سے بیعت کر لیتے ہیں، پھر اگرچہ ان کو فیض نہ ملے، پہلے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر شیخ باعمل نہیں ہے اور وہ مرید کو کسی قسم کا فیض نہیں دے سکے گا، تو یہ بیعت واقع نہیں ہوتی، پھر مرید کو احساس ہونا چاہیئے، کہ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد اگر شیخ نے ان کو کچھ اعمال بتائے ہو، اور مرید کو کوئی باطنی تبدیلی محسوس نہیں ہوتی، جیسے خود کو حسد' تکبر' حرص' کینہ' جیسی بیماریوں سے پاک ہو کر عشقِ رسول ﷺ اور عشقِ الٰہی کو خود میں بیدار ہوتا محسوس نہ کرے تو اس بندے کو کسی دوسرے کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہیے[23]

بعض لوگ کی یہ سوچ ہوتی ہے، کہ بیعت کے بعد جس شیخ سے بیعت ہوئی ہے، وہ ہی شیخ بخشش کے ذمہ دار ہونگے، حقیقت میں اس طرح نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہے، جب یہ ایت نازل ہوئی، وانذر عشیر تک الاقربین، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے صفیہ بنت عبد المطلب، اے فاطمہ بنت محمد، اے بنی عبد المطلب، اللہ کی طرف سے تم لوگوں کے نفع ونقصان کا مجھے کچھ بھی اختیار نہیں ہے، تم میرے مال میں سے تم سب کو جو کچھ مانگنا ہو وہ مجھ سے مانگ لو۔[24]

ارشاد باری تعالیٰ ہے

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ[25]

اور یہ کہ کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

بعض بیعت کرنے والے یہ چاہتے ہیں کہ اُن کا شیخ ایک ہی نظر میں ان میں انہیں کامل کر دینگے یا شیخ کے عملیات بڑے مجرب ہیں مقدمات و معاملات میں ان سے دعا لیا کریں گے، پھر اس طریقے سے ہمارے سب کام مکمل ہونگے، بیعت کرنے کا مقصد یہ نہیں ہوتا، جو غیر اختیاری امور کا طلبگار ہوتا ہے، وہ ہمیشہ پریشانی اور غم میں مبتلا رہتا ہے، بیعت کرنے کے بعد شیخ کے ساتھ بیٹھنے کا موقع مل جاتا ہے، اُن کی نیک صحبت کے اثرات ہوتے ہیں تاکہ زندگی کے ٹھوکروں اور خطرات سے حفاظت ہو سکے۔[26]

بیعت دراصل میں اس چیز کا نام ہے جس سے انسان معصیت اور غفلت کے اندھیروں سے نکل جائے اور اطاعت رسول ﷺ اور تقویٰ کے ساتھ زندگی گزارے[27]

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو محض شیخ کی تصرف یا توجہ پر قناعت کرتے ہیں، ان کی اس توجہ سے جو کیفیت پیدا ہو، تو ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، اصل وہ محنت ہے، جو خود اپنی بقا اور فائدے کے لئے کی جائے۔[28]

لوگوں نے بزرگی کے معیار کو اس طرح تراش کر رکھا ہے، کہ جس شخص کو دیکھے، اور اسے ایک کام کا کہیں، اور وہ کام اسی وقت ہو جائے، تو یہ بندہ بڑا بزرگ ہے، حالانکہ یہ لغو بات ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ بیعت انتہائی اہمیت کا حامل ہے، لیکن دور جدید میں جب عورتوں سے بیعت لی جائے، تو ان سے کلام کے ذریعے بیعت لی جائے۔

نیک اور اچھے لوگوں سے بیعت کرنے سے انسان کو ذہنی سکون ملتا ہے، ایک مسلمان جب بیعت کرتا ہے اور پھر جب وہ اس پر عمل کرتا ہے، تو یہ اس مسلمان کے لئے نہایت ہی فائدہ مند ہوتا ہے، کسی بھی صورت میں نماز چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، اس کی ہمیشہ یہ کوشش اور سوچ ہوتی ہے کہ اپنی زندگی کو مفید بناؤں، اور دنیا و آخرت کی کامیابی کو اپنا مقدر بناؤں، نیک اور تقوی دار انسان سے بیعت پر مسلمان دلی سکون حاصل کرتا ہے، اور انسان بذات خود ذہنی طور پر ایک دائرے کے اندر اعمال صالحہ کے لئے خود کو تیار کر لیتا ہے، اور اعمال سیئہ سے اجتناب پر آمادہ ہو جاتا ہے، جتنے بھی کبیرہ گناہ ہیں، ان سے نفرت کی ایک راہ کھلتی ہے اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر واذکار کے لئے بے چین رہتا ہے، کروٹ بدلتے ہوئے بھی انسان اس سوچ میں ہوتا ہے کہ اس کی آخرت سنور جائے، اور جہنم کی عذاب سے بچ جائے۔[29]

ایک مکمل شیخ کی یہ پہچان ہوتی ہے کہ وہ کہ وہ شرک اور بدعت سے محفوظ ہوتا ہے وہ باقاعدہ شریعت کے قواعد کا پابند ہوتا ہے شیخ کی صحبت میں بیٹھنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اللہ کی محبت انسان کے دل میں بڑھتی ہے اور دنیا کی محبت انسان کے دل گھٹتی ہے یہ کامل شیخ کی علامت ہے اگر ایسا شیخ مل جائے تو یہ کسی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں ہے[30]

دور جدید میں کچھ لوگ مختلف جگہوں پر بیعت کرتے رہتے ہیں، جس سے اس بیعت میں برکت نہیں رہتی، بلکہ دل میں مختلف قسم کے خیالات شروع ہو جاتے ہیں، جو بیعت کی ساخت کو کمزور کرتے ہیں۔

البتہ بیعت حقیقت میں مستحب عمل سے بڑھ کر نہیں ہے مثال کے طور پر یہ کہنا کہ بیعت ہی نجات کا ذریعہ ہے یا جو کوئی بیعت نہیں کرتا، ان کو اس بات کا طعنہ دینا کہ انہوں نے بیعت کیوں نہیں کیا، یہ اعتداء حدود اور غلو فی الدین میں آئے گا، اگر کوئی آدمی تمام زندگی علم سکھتا اور سکھاتا رہے، یا اخلاص و صدق نیت کے ساتھ اعمال صالحہ کرتا رہے تو وہ بھی مقرب اور مقبول ہے[31]

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں

بیعت میں اصل مقصود اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے، اگر ایک ایک شیخ کی صحبت میں کچھ عرصہ رہے اور اسے کچھ تاثیر حاصل نہیں ہوتا تو اسے چاہئیے کہ کسی اور مقام پر اپنا مقصود حاصل کرے، لیکن جو اس کا پہلا شیخ تھا، اس سے کبھی بھی بد اعتقاد نہ ہو، کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ باعمل ہو، لیکن جس شخص نے بیعت کیا ہو، اس کا حصہ وہاں پر نہیں ہو، ایک اور صورت یہ بھی ہو سکتی ہے، کہ شیخ سے ملاقات کی امید نہ ہو، یا شیخ وفات پا جائے تو بھی کوئی دوسرا شیخ تلاش کیا جائے، مختلف جگہوں پر بیعت کرنے سے بیعت کی برکت نہیں رہتی، اس سے نسبت قطع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔[32]

خلاصہ کلام

شریعت اسلامی کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس اندازے سے تشکیل دیا ہے کہ اس پر زمانے کے تغیرات کا کوئی اثر نہیں ہوتا، حقیقت میں اسلامی شریعت اعتقادی اور عملی احکام کے مجموعے کا نام ہے شریعت اسلامی نے عقیدہ توحید اور ایک اللہ پر ایمان کے تصور کے ذریعے عقل انسانی کو غلامی سے نجات دلائی ہے۔ بیشتر لوگ ایسے ہیں جو بیعت کے ذریعہ اپنی اصلاح کے متعلق سوچتے ہی نہیں۔ مسلمانوں کی مجموعی دینی حالت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اکثر لوگ صوم و صلوٰۃ کی زندگی سے محروم ہیں۔ کچھ لوگ رسمی طور پر بیعت کر لیتے ہیں لیکن اس کے لوازمات کی طرف قطعاً توجہ نہیں دیتے چنانچہ ان کی روحانیت میں بیعت کرنے کا کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوتا۔ اس دور جدید میں بیعت لیتے ہوئے ضروری ہے کہ عمومی توبہ کے ساتھ ساتھ ان گناہوں سے بھی توبہ کریں، جس میں وہ انسان مبتلا ہو،

جیسے سود کا عادی ہو، تو سب سے پہلے سود سے توبہ کریں، اسی طرح بیعت لینے کے بعد دعائے مغفرت کا بھی اہتمام ہونا چاہئیے، کہ یا اللہ اس بندے کے گزشتہ گناہ بخش دے۔ شیخ کی طرف سے نیک کاموں کی تاکید اور جو بیعت کر رہا ہو، اس کو اپنے شیخ کی اتباع کرنا ضروری ہوتا ہے بیعت مسلمان کی نفسیاتی اور اخلاقی اصلاح کے ساتھ احسان اور نیک کاموں کی طرف مائل کرتا ہے مسلمان کو اپنے فرائض پر عمل پیرا ہونے پر آمادہ کرتا ہے تاکہ اس کی خواہشات و میلانات اس کی عقل پر غالب نہ آئے، اور یہ کہ اپنے اعمال پر نظر رکھے اور اپنے فرائض میں کوتاہی نہ کرے۔

مصادر و مراجع

1۔ کیرانوی، قاسمی، وحید الزمان، مولانا، القاموس الوحید، ص190، ادارہ اسلامیات، کراچی، س۔ن

Keranvi , qasmi , Waheed Uz Zaman , Al Qamoos ul Waheed , p 190 , Idarah Islamiyat , Karachi

2۔ بلیاوی، ابو الفضل، عبد الحفیظ، مصباح اللغات، ص81، مکتبہ قدوسیہ، موٹروے پریس، 1999ء

Balyavi , Abul Fazal , Abdul Hafeez , Misbah Ul Lughat , p 81 , Maktabh Qudossiyah , Motorway press, 1999

3۔ خان، مولانا، غلام اللہ، جواہر القرآن،، ج03 ص1151، کتب خانہ رشیدیہ، راولپنڈی، س۔ن

Khan , Maulana , Ghlam Ullah , Jawahir Ul Quran , vol ,03 , p 1151 , Kutub khana Rashidiya , Rawalpindi

4۔ عثمانی، خان، مولانا، ظفر احمد، امداد الاحکام، ج:1، ص:39، مکتبہ دار العلوم کراچی، س۔ن

Usmani , Khan , Maulana, Zafar Ahmed , Imdad Ul Ahkam, vol,01, p 39 , maktabh Dar ul Uloom , Karachi

5۔ نقشبندی، خان، پیر، عبد اللطیف، بیعت کی تشکیل اور تربیت، ص29، لاہور، 1997

Naqshbandi , Khan , Pir , Abdul latif , Beat ki tashkeel wa tarbiyat , p 29 , Lahore , 1997

6۔ ایضا، ص64

Ibid , p 64

7۔ کاکاخیل، شبیر احمد، زبدۃ التصوف، امدادیہ، ص35، راولپنڈی، 2015

Kaka khel

8۔ مودودی، ابو الاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن، ج05، ص449، ترجمان القرآن، لاہور 1993ء

Maododi , Abu ul Alaa, syed , Tafheem Ul Quran , vol 05 , p 449 , Tarjuman Ul Quran , Lahore 1993

9۔ ایضا، ج05، ص448

Ibid , vol 05 , p 448

10۔ بخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الاحکام، باب، کیف یبایع الامام، ج03، ص783، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، 1977ء

Bukhari , Abu Abdullah , Muhammad Bin Ismail , Sahih Ul Bukkhari , Kitab ul Ahkam , chapter , kaifa yubae ul Imam , vol ,03, p 783, mktabh tamir Insaneyat , Lahore , 1997

11۔ اعظمی، ابوالحسن، حضرت تھانوی رحمہ اللہ، ص160۔161، توصیف پبلیکیشنز، لاہور، س۔ن

Azami , Abul Hasan , Hazrat Thanvi Rahmahullah , p 160.161, Tauseef Publications , Lahore

12۔ ندوی، صدیقی، محمد نعیم، سیر الصحابہ، ج01، ص228، ادارہ اسلامیات، لاہور، س۔ن

Nadvi , Saddiqui , Muhammad Naeem , Siyar Us Sahaba , vol.01, p 228 , Idarah Islamiyat , Lahore

13۔ بخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل، کتاب الاحکام، باب، کیف یبایع الامام، ج03، ص794،

Bukhari , Abu Abdullah , Muhammad Bin Ismail , Kitab Ul Ahkam , Chapter , kaifa yiubaeul Imam vol.03, p794

14۔ بخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل، کتاب الایمان، باب: قول النبی ﷺ الدین النصیحہ ج04،، ص867

Bukhari , , Abu Abdullah , Muhammad Bin Ismail , Kitab Ul Emaan , Chapter , Qool Un Nabi SAW , Al din Un Nasiha , vol.04,p 867

15۔ بخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل، کتاب التفسیر، سورۃ الممتحنۃ، باب اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات، ج03، ص4891

Bukhari , , Abu Abdullah , Muhammad Bin Ismail , Kitab Ul Tafseer , Surah Al Mumtahena , vol 03, p 4891

16۔ القرآن، الممتحنہ:12

Al Quran , Al mumtahenah :12

17۔ حقی۔ اسماعیل، مولانا، روح البیان، ج9۔12 ص488، دارالفکر، بیروت، 2003ء

Haqqi , Ismaiel , Maulana , Rooh Ul Bayan , vol 9.12, p 488 , Dar Ul Fikar , Beruit , 2003

18۔ النسفی، ابی البرکات، عبداللہ بن احمد بن محمود، تفسیر مدارک (اردو)، ج05، ص178، مکتبہ علوم اسلامیہ، لاہور، 2013ء

Al Nasafi , Abi Al Barkat , Abdullah Bin Ahmad Bin Mahmood , Tafseer Madarik (Urdu), vol 05 , p 178 , Maktabh Uloom Islamia , Lahore , 2013

19۔ ایضا، ص172

Ibid ,p 172

20۔ القرآن، الفتح:10

Al Quran , Alfath :10

21۔ تفسیر مدارک (اردو)، ج05، ص179

Tafseer Madarik (Urdu), vol 05 , p 179

22۔ مراد آبادی، نعیم الدین، خزائن العرفان، ج12، ص1235، مکتبہ مدینہ، کراچی، 2008ء

Murad Abadi , Naeem ud Din , Khazaen ul Irfan , Vol 12 , p 1235 , maktabh Madinah , Karachi ,2008

23۔ بنوری، علامہ، محمد یوسف، بیعت کی اہمیت و ضرورت، ص، 38، سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز، لاہور، 2019ء

Benauri , allamah , Muhammad Yousaf , Bait ki Zarorat wa Ahmeyyat , p 38 , Sultan Ul Faqr Publications , Lahore ,2019

24۔ابو عیسی، محمد بن عیسی ، سنن ترمذی ، کتاب الزهد عن رسول الله ﷺ باب مَا جَاءَ فِي إِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ ،ج02،ص267،دار احیاء التراث، لبنان، س۔ن

Abbu Essa , Muhammad Bin Essa , Sunan Tirmizi , Kitab Uz Zuhud , vol 02 , p 267 , Dar Ahyaut Turas , Labnon

25۔القرآن، النجم:32

Al Quran , Al najam :32

26۔کیلانی، عبد الرحمٰن، مولانا، شریعت و طریقت، ص517، مکتبہ السلام، لاہور، 2006ء

Kelani , Abdu r rahman, Maulana , shariat wa Tariqat , p 517 , maktabtus salam , Lahore ,2006s

27۔ قادری، سمیع الرحمٰن، بیعت، ج02، ص626، مکتبہ امدادیہ، حیدر آباد، س۔ن

Qadri , Sami Ur Rahman , vol 02 , p 626 , Maktabh Imdadeyah , Haider Abad

28۔مدنی، مفتی، عبد الحق، علمائے حق، ص388، النور پبلشنگ، حیدر آباد، 1987

Madani , Mufti , Abdul Haq , Ulame Haq , p 388 , Al Noor Publishing , Haider Abad , 1987

29۔ قادری، علامہ، نور الرحمٰن، اولیائے کرام، ج02، ص242، نادرہ پبلشنگ، بہاؤلپور، 1961ء

Qadri , Allama , Noor Ur Rahman , Aoleyae Keram , vol 02, p 242 , Nadra Publishing , Bahaulpur , 1961

30۔عزیز الحسن، خواجہ، اشرف الصوانح، ج02، ص248، تالیفات اشرفیہ، س۔ن

Aziz Ul Hassan , Khwaja , Ashraf Us Sawaneh , vol,02, p 248 , Taleefat Ashrafia

31۔ تھانوی، مولانا، اشرف علی، امداد الفتاوی، ج02، ص277، زکریا بک پبلشرز، انڈیا، س۔ن

Thanvi , Maulana, Ashraf Ali , Imdad Ul Fatawa , vol 02 , p 277 , Zakriyya Book Publishers , India

32۔شریعت و طریقت، ص516،

Shariat Wa Triqat , p 516